91983- بدعتیوں سے شادی کرنا اور اولیاء کی شرط کا التزام

سوال

کچھ عرصہ قبل میں نے ایک لڑکی سے منگنی کی ہے لیکن میرا خاندان شروع میں اس رشتہ پر راضی نہ تھا؛ کیونکہ میرا اور لڑکی کا خاندان دونوں ایک گروہ سے نہیں (ہمارے علاقے میں جو گروہی نظام رائج ہے) لیکن اب معاملات صحیح ہیں.

میرے لیے مشکل یہ ہے کہ میرے والدین دیہات میں رہتے ہیں اور میں ملازمت اور تعلیم کی بنا پر دوسرے شہر میں رہتا ہوں، میری بیوی کے کچھ رشتہ دار بھی اسی بستی میں رہتے ہیں (اور وہ بھی اس رشتہ پر راضی نہ تھے، اس کا سبب وہی گروہی اختلاف ہے) میری ساس مصر ہے کہ شادی کے لیے شرط ہے کہ آپ جس شہر میں رہتے ہیں وہیں اپنا گھر خریدیں (میں مہینہ میں دوبار والدین کو ملنے جاتا ہوں) اور دوسری شرط یہ ہے کہ شادی کی تقریب میرے دیہات میں نہیں ہوگی اور یہ شرائط انہوں نے مجھے بتا بھی دیں ہیں، اور میں منگنی سے قبل انہیں پوری وضاحت کے ساتھ بتایا تھا کہ شہر میں گھر خریدنے کے لیے میرے پاس رقم نہیں ہے، لیکن میں گھر کرایہ پر لے سکتا ہوں، اور شادی دیہات میں ہی ہوگی.

لیکن اب وہ مصر ہیں کہ شادی کی تقریب شہر میں ہوگی اور شادی سے قبل میں گھر خریدوں، وگرنہ وہ منگنی توڑ دیں گے، اور میرے لیے یہ دونوں کام ہی مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہیں، اسی طرح مجھے یہ پہلے ہی علم ہے کہ میرے والدین کسی اور جگہ شادی کی تقریب کرنے پر راضی نہیں ہونگے، یہ علم میں رہے کہ شادی کے بعد میرے شہر منتقل ہونے میں والدین میرا تعاون کرینگے، اور وہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے اللہ سے میں نے بہت دعا کی ہے کہ وہ میرے نصیب میں ہو، اب مجھے خدشہ ہے کہ اگر میں نے ان کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا تو وہ منگنی توڑ دیں گے، لیکن میں اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہتا، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت کریں، اور کیا میں ان کے سامنے دونوں شرطوں کی وضاحت دوبارہ کردوں ؟ برائے مہربانی ان شروط کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب و سنت کے مطابق میری راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کا یہ کہنا کہ : آپ کا اور آپ کی
منگیتر کا خاندان دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتا ہے، اس کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں؛
بہر حال اگر تو گروہ سے آپ کی مراد قبیلہ اور خاندان اور نسب کی اصل و برادری ہے تو
یہ معاملہ آسان ہے اور ہم سے اس پر تنبیہ کا محتاج نہیں، اس موضوع کے بارہ میں آپ
کو سوال نمبر (13780) کے جواب میں
معلومات مل جائینگی آپ اس کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر گروہ سے آپ کی مراد یہ ہے
کہ منگیتر کا خاندان ایسے گروہ سے تعلق رکھتا ہے. جس کا عقیدہ آپ کے عقیدہ کے مخالف
ہے ہمارا آپ کے بارہ میں خیال یہی ہے کہ آپ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں

تو یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اسلام کی طرف منسوب گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام سے خارج ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو صراط مستقیم سے گمراہ ہیں اور اہل سنت والجماعت سے منحرف ہیں، اسلام سے خارج گروہ مثلا قادیانی، اسماعیلی، حلولی اور رافضی و شیعہ اور بریلوی ہیں، اور دوسرے مثلا اشاعرہ ماتریدیہ اور مرجئۃ ہیں.

اس لیے اگر تو آپ کی منگیتر کا عقیدہ ان فرقے اور گروہ جیسا ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین سے مرتد ہونے کے باعث وہ مشرک عورتوں کے حکم میں ہے.

اور اگر وہ کسی گمراہ فرقے جیسا عقیدہ رکھتی ہے تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس سے متنبہ رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی وصیت کی ہے؛ تا کہ خاوند اس کے ساتھ عقیدہ سے پرامن رہے، اور وہ اس عورت سے اپنے گھر والوں اور بچوں کے بارہ میں بھی امن میں رہے.

عمران بن حطان رحمہ اللہ جو کہ اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں نے ایک عورت سے شادی کی جو خوارج سے تعلق رکھتی تھی تا کہ اس عورت کی اصلاح ہو سکتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اور یہ شخص خارجیوں کا سردار اور امام بن گیا.

دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (214/4).

اس لیے ہمارے سلف رحمہ اللہ نے بہت سختی سے بدعتیوں اور صاحب اہواء کے ساتھ بیٹھنے سے منع کیا ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ :

اہل اہواء کے ساتھ مت بیٹھو کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا دل کو بیمار کر دیتا ہے"

دیکھیں : تفسیر الطبری (328/4).

اور ابو الجوزاء کہتے ہیں :

"مجھے خنزیر کے ساتھ بیٹھنا اہل اھواء
کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے"

دیکھیں : الابانۃ تالیف ابن بطۃ (2/
438).

اور ابو قلابۃ کہتے ہیں :

"اہل اھواء کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ
ہی ان سے بات چیت کرو، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں لے ڈوبیں
گے، یا پھر تم پر وہ کچھ ڈال دیں گے جسے تم جانتے ہی نہیں"

دیکھیں : سیر اعلام النبلاء (4/372
).

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ
کا اہل سنت کی عورت سے شادی کرنا آپ اور آپ کے خاندان والوں اور آپ کی اولاد کے لیے
بہتر ہے، مگر یہ کہ یہ عورت ایسی ہو کہ وہ بدعتیوں کے مابین رہتی ہو، بلکہ اس کو اس
طرح کے ماحول سے نکالنے پر آپ کو اجر ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (
8537) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

اور آپ کے لیے شادی کی ایسی تقریب
منعقد کرنی جائز نہیں ہے جس میں حرام امور سرانجام نہ دیے گئے ہوں، مثلا رقص اور گانا
بجانا، اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، چاہے ان کی جانب سے اس کی شرط بھی لگائی ہو
تو ان کی شرط باطل ہو جائیگی، اور آپ کے لیے اسے پورا کرنا لازم نہیں.

سوال نمبر (
7577) کے جواب میں ہم نے اس طرح کے
موقف اور معاملہ کے علاج کے متعلق بات چیت کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور سوال نمبر (
9290) کے جواب میں آپ کو مباح اشیاء
کا استعمال اور خوشی کے موقع پر کیا کچھ سنا جا سکتا ہے کے متعلق بیان کیا گیا ہے
آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور اگر وہ شادی کی تقریب پر اصرار
کریں بشرطیکہ اس میں گناہ کے کام نہ ہوں تو آپ کے لیے دو مختصر سی تقریب کرنی
جائز ہیں، جیسا کہ اس طرح کی حالت میں لوگ کرتے ہیں ایک ان کے پاس اور دوسری
اپنے خاندان والوں کے پاس.

سوم :

رہی گھر خریدنے کی شرط تو ان کے لیے
یہ شرط جائز نہیں، الا یہ کہ یہ گھر ان کی بیٹی کا ہو، اور وہ چاہیں کہ آپ وہ گھر
اس کی ملکیت میں دیں، اور بیوی کے لیے اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ خاوند پر شرط رکھے
کہ وہ اسے اس کے علاقے میں رکھے یا کسی اور جگہ، یہ نکاح کے بعد اسے حق ہے کہ وہ اسے
باقی رکھے یا پھر اسے ساقط کر دے.

نکاح کی شرطیں بیوی کے گھر والوں کا
حق نہیں، الا یہ کہ اگر وہ اپنی بیٹی کی جانب سے بطور وکیل ہوں، یا پھر یہ شرائط
بیٹی کی مصلحت کے لیے ہوں، لیکن اگر ولی کوئی ایسی شرط رکھے جس کا اس کی بیٹی سے
کوئی تعلق نہیں تو یہ شرط جائز نہیں ہے.

بلکہ بیوی شرط لگا سکتی ہے، یا پھر
اس کی جانب سے بطور وکیل ولی، اور ولی کو اس میں موافق اور عدم موافقت کا حق حاصل
ہے، حتی کہ مہر عورت کا حق ہے اور مہر کی تحدید کریگی یا پھر وہ اپنے ولی کو مہر
محدد کرنے میں وکیل بنائیگی.

اور بیوی یا اس کے ولی کے لیے ممکن
ہے کہ وہ آپ کے سامنے "اپنے علاقے میں رہائش کی شرط رکھیں، اور آپ کو یہ شرط پوری
کرنا ہوگی، لیکن انہیں یہ حق نہیں کہ یہ گھر ملکیت ہو اور کرایہ پر نہ ہو.

اور جب آپ ان سے یہ شرط بالکل ختم
کرنا چاہتے ہوں یا پھر کم از کم یہ کہ گھر کرایہ پر ہو ملکیت نہیں تو آپ کو چاہیے
کہ آپ ان کے ساتھ بات چیت میں نرم رویہ اختیار کریں اور اس کے لیے اہل علم اور حکمت
کے ساتھ معاونت حاصل کریں تاکہ وہ آپ کی منگیتر کے گھر والوں سے بات چیت کریں اور
اللہ سے دعا کریں کہ آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا کرے۔

مزید آپ سوال نمبر (
20757) اور (
10343) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

ہم آپ کو استخارہ کرنے کی وصیت کرتے
ہیں؛ ہو سکتا ہے آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ یہ عورت آپ اور آپ کی اولاد کے لیے بہتر
ہے، لیکن معاملہ ایسا نہ ہو، اور بندہ تو جاہل ہے اسے اپنے پروردگار سے مدد مانگنی
چاہیے جو اپنے بندے کے لیے خیر کا علم رکھتا ہے، اور اس پر قدرت رکھتا ہے، اور بندہ
تو عاجز و مسکین ہے اسے اپنے قادر رب سے مدد مانگنی چاہیے کہ وہ اسباب میں آسانی
پیدا کرے یا معطل کرے، اللہ تعالی ہی معاملہ کو اس سے پھیرنے پر قادر ہے، اور وہی
اس کو اس کام سے دور کرنے پر قادر ہے، نماز استخارہ کی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (
2217) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے
مسائل کا پورا جواب دے دیا ہے، یہاں ہم ایک تنبیہ کرا ضروری سمجھتے ہیں:

بیوی کا انتخاب کرتے وقت دین والی
عورت کو اختیار کریں، اور وہ عفت و عصمت کی مالک ہو اور با اخلاق ہو۔

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ اللہ
تعالی آپ کے لیے نیک و صالح اور فرمانبردار بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، جو
اللہ کی اطاعت میں آپکی مدد و نصرت فرمائے، اور آپ کو حرام سے محفوظ رکھے۔

واللہ اعلم۔